سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: پچیسویں

رسالہ نمبر 1

حُقّۃ المرجان لمهم حکم الدّخان ۱۳۰۷ھ

مرجان کی صندوقچی حقہ کے ضروری حکم کے بیان میں

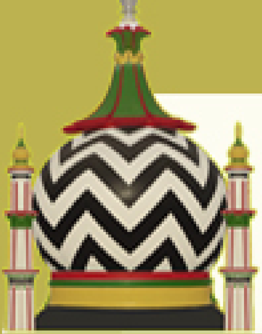

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

حُقّۃ المرجان لمھم حکم الدّخان ۱۳۰۷ھ

(مرجان کی صندوقچی حقہ کے ضروری حکم کے بیان میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مسئلہ ۱۹: از بنگالہ طالب حق

چہ می فرمایند (کیا فرماتے ہیں) علمائے دین، حقہ پینا یا تمبا کو کھانا کیسا ہے حرام یا مکروہ؟

انی رأیت فی الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، واکتبہ بعینہ۔	میں نے "الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین" میں دیکھا جس کو بعینہٖ لکھ رہا ہوں۔
الحدیث السابع والعشرون: اخبرنی سیدی الوالد قال کان رجل من اصحابنا لایمزّ التنباك ولکنہ کان قد اھیاء القذرۃ لاضیافہ فرای النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی النوم اوالیقظۃ لاادری ایّ ذلك کان، مقبلا الیہ ثمّ اعرض وخرج من ذٰلك المکان قال فشد فشددت الیہ و قلت یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم) ماذنبی فقال فی بیتك القذرۃ ونحن نکرھھا۔	**ستائیسویں حدیث:** میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک مرد خود تو تمباکو نوشی نہیں کرتا تھا لیکن مہمانوں کے لئے اس نے حقہ تیار کر رکھا تھا معلوم نہیں خواب میں یا بیداری میں اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کی دراں حالیکہ آپ اس کی طرف متوجہ تھے پھر آپ نے اس سے اعراض فرمایا، اس شخص نے کہا کہ آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تیزی سے اس مکان سے نکل گئے، میں تیزی سے آپ کی طرف گیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرا گناہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تیرے گھر میں گندگی (حقہ) ہے جو ہمیں ناپسند ہے۔
الحدیث الثامن والعشرون: اخبرنی سیدی الوالد کان رجلان من الصّالحین احدھما عالم عابد والاٰخر عابد لیس بعالم فرایا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی ساعۃ واحدۃ کانہ اذن للعابد ان یدخل فی مجلسہ ولم یاذن للعالم فسال العابد	**اٹھائیسویں حدیث:** میرے والد صاحب نے مجھے خبر دی کہ دو نیک مرد تھے جن میں سے ایک عالم وعابد اور دوسرا عابد تھا مگر عالم نہیں تھا ان دونوں نے خواب میں بیک وقت نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے عابد کو اپنی مجلس میں داخل ہونے کی اجازت عنایت فرمائی جبکہ عالم کو اجازت نہ بخشی، چنانچہ عابد نے

بعض القوم عن ذٰلك فقال ھو یمز التنباك والنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یکرھه فلما کان الغد دخل علی العالم فوجدہ یبکه لما رای اللیلة فاخبرہ عن السبب فتاب عن ساعتہ ثمّ رایا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ من اللیلة الاٰتیة علی صورة واحدة کانه اذن للعالم وقربه منه۔[1] والسلام ثم السلام۔	بعض لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ وہ تمباکو نوشی کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو وہ عابد عالم کے پاس گیا تو اسے رات والی خواب کی وجہ سے روتے ہوئے پایا، چنانچہ عابد نے عالم کو (حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی ناراضگی کے) سبب کی خبر دی تو عالم نے اسی وقت تمباکو نوشی سے توبہ کر لی۔ پھر آئندہ رات کو ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایک ہی صورت پر دیکھا گویا کہ آپ نے عالم کو اپنی مجلس میں داخلہ کی اجازت فرمائی اور اسے اپنا قرب بخشا۔ والسلام ثم السلام۔

الجواب:

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامہ بلاد کے عوام وخواص یہاں تک کہ علمائے عظام حرمین محترمین زادھما اللہ شرفاً وتکریماً میں رائج ہے شرعاً مباح وجائز ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر س اصلاً دلیل نہیں تو اسے ممنوع وناجائز کہنا یا احوال قلیان سے بے خبری پر مبنی،

کما عرض للکثیر من المتکلمین علیه فی بدوظھورہ قبل اختبارہ ووضوح امرہ فقیل مسکر وقیل مضرو	جیسا کہ اس پر گفتگو کرنے والے بہت سے حضرات کو اس کے پرکھنے اور اس کی حقیقت کے واضح ہونے سے پہلے شبہ لاحق ہوا، چنانچہ کسی نے کہا یہ نشہ آور ہے، کسی نے کہا نقصان دہ

[1] الدر الثمین معہ المسلسلات والنوادر میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۲

قیل مضر مطلقًا کالسموم[عہ] وقیل وقیل۔	ہے کسی نے کہا زہریلی چیز کی طرح مضر ہے، اسی طرح کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ کہا۔ (ت)

[۲] یا بعض احوال عارضہ بعض فساق متناولین کی نظر پر مبنی،

کقول من قال انہ مما یجتمع علیہ الفساق کاجتماعھم علی المحرمات وقول اٰخر انہ یصد عن ذکر اللہ وعن الصّلٰوۃ۔	اس شخص کے قول کی طرح جس نے کہا کہ اس پر فاسق لوگ جمع ہوتے ہیں جیسے وہ محرمات پر جمع ہوتے ہیں، اور دوسری بات یہ کہی گئی کہ یہ اللہ تعالٰی کے ذکر اور نماز سے رکاوٹ بنتا ہے (ت)

[۳] یا بعض عوارض مخصوصہ بعض بلاد و بعض اوقات کے لحاظ سے ناشی جن کا حکم ان کے غیر اعصار و امصار کو ہرگز شامل نہیں،

کمن احتج بالنھی السلطانی علی کلام فیہ للعلامۃ النابلسی۔	جیسے وہ شخص نے نہی سلطانی کے ساتھ استدلال کیا حالانکہ علامہ نابلسی کا اس میں کلام ہے۔ (ت)

[۴] یا محض مفتریات کاذبہ و مخترعات ذاہبہ پر متفرع،

کتھوّر من تفوہ ان کل دخان حرام وجعلہ حدیثا عن سید الانام علیہ افضل الصلٰوۃ واکمل السلام وکجراٰۃ من قال اجمعوا علی	جیسے اس شخص کی جسارت جس نے کہا کہ ہر دھواں حرام ہے اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث گھڑی اور جیسے اس شخص کی جرات جس نے کہا اس کی حرمت پ اجماع ہے

عہ: والافلا دواء ولاغذاء بل ولاشیئ فی عالم الخلق من ھذا القبیل متمحضا للنفع خالصا عن الضرر حتی الشھد الذی نطق القراٰن العزیز بان فیہ شفاء للناس والبان البقرا المنصوص فی الاحادیث انھا شفاء ۱۲ منہ۔	ورنہ تو کوئی دوا، غذا بلکہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو محض نافع ہو اور ضرر سے بالکل خالی ہو حتی کہ شہد جس کے متعلق قرآن ناطق ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے اور گائے کا دودھ جس پر حدیث کی نص ہے کہ یہ شفاء ہے ۱۲ منہ (ت)

حرمته والاجماع حجة۔	اور اجماع حجت ہے۔(ت)

فقیر نے اس باب میں زیادہ بے باکی متقشفہ افغانستان سے پائی کہ چند کتب فقہ پڑھ کر تقشف وتصلف کو حد سے بڑھاتے اور عامہ امت مرحومہ کو ناحق فاسق وفاجر بتاتے ہیں اور جب اپنے دعوی باطل پر دلیل نہیں پاتے ناچار حدیثیں گھڑتے بناتے ہیں، میں نے ان کی بعض تصانیف میں **ایک حدیث** دیکھی کہ:

من شرب الدخان فکانما شرب دم الانبیاء۔	جس نے حقہ پیا گویا پیغمبروں کا خون پیا۔

اور **دوسری حدیث** یوں تراشی:

من شرب الدخان فکانما زنی بامّه فی الکعبة۔	جس نے حقہ پیا گویا اس نے کعبہ معظّمہ میں اپنی ماں سے زنا کیا۔

انّا للہ وانّا الیه راجعون (بیشک ہم اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ت) جہل بھی کیا بد بلا ہے، خصوصًا مرکب کہ لادوا ہے۔ مسکین نے ایک مباح شرعی کے حرام کرنے کو دیدہ ودانستہ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر بہتان اُٹھایا اور حدیث متواتر من کذب علیّ متعمّدا فلیتبوأ مقعدہ من النار[2] کا اصلًا دھیان نہ لایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

اللّٰھم تب علینا وعلیه ان کان حیّا واغفرلنا وله ان کان میتا[3]۔	اے اللہ! ہماری توبہ قبول فرما اور اس کی بھی اگر وہ زندہ ہے، اور ہماری مغفرت فرما اوراس کی بھی مغفرت فرما اگر وہ مرچکا ہے۔(ت)

5 یا قواعد شرع میں بیغوری اور نظر وفکر کی بیطوری سے پیدا،

کزعم من زعم انه بدعة وکل بدعة ضلالة ومنه زعم ان فیه استعمال اٰلة العذاب یعنی النار وذٰلك حرام وھذا من البطلان	جیسے اس شخص کا گمان جس نے کہا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور اسی سے یہ گمان کہ اس میں آلہ عذاب یعنی آگ کا استعمال ہوتا ہے اور وہ حرام ہے۔ حالانکہ اس کا بطلان واضح ترین ہے۔

[2] صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۱

[3] صحیح مسلم باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۷

بابین مکان قالہ المحدث عـــہ۱ الدھلوی فیما نسب الیہ باستعمال الماء المعذب بہ قوم نوح علیہ الصلٰوۃ والسلام قلت وفی الترویح بالمراوح استعمال اٰلۃ عذاب عادواما اصلاح العصری اللکھنوی عـــہ۲ بزیادۃ قید علٰی ھیأۃ اھل العذاب۔

فاقول:لایجدی نفعا والالم یجز الاغتسال بماء حار قال تعالٰی "یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ﴿۱۹﴾"[4] وما ذا یزعم الزاعم فی دخول الحمام ،افیکون علی ھذا حرام ،امنھیا عنہ لذاتہ بل من الکبائر اما مطلقًا علی ما اختارھذاالفاضل من کون تعاطی المکروہ تحریما من الکبائر وبعد الاعتیاد علی ماعلیہ الاعتماد من کونہ فی نفسہ من الصغائر ، و ذالک لان الحمام کما افاد العلامۃ المناوی فی التیسیر اشبہ شیئ بجھنم ،النار من تحت والظلام من فوق

یہ ہی کہا محدّث دہلوی (مولانا شاہ عبدالعزیز) علیہ الرحمہ نے جوان کی طرف منسوب کہ اس میں اس پانی کااستعمال ہے جس کے ساتھ نوح علیہ الصلٰوۃ والسلام کی قوم کو عذاب دیا گیا **قلت** (میں نے کہا) پنکھے کے ساتھ ہوا لینے میں اس آلہ کا استعمال ہے جس کے ساتھ قوم عاد کو عذاب دیا گیا۔رہامعاصر لکھنوی (مولانا عبدالحۂ) کا اصلاح کے لئے یہ قید بڑھانا کہ وہ اہل عذاب کی ہیئت پر ہے۔

فاقول: (تومیں کہتاہوں یہ) کچھ مفید نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ گرم پانی کے ساتھ غسل کرناجائزنہ ہو،اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ ان (جہنمیوں) کے سروں پر کھولتاہوا پانی ڈالاجائے گا۔ توایساگمان کرنے والا حمام میں داخل ہونے سے متعلق کیاکہے گا،کیایہ حرام،منہی عنہ لذاتہ بلکہ کبائر میں سے ہے یاتومطلقًا جیساکہ فاضل مذکور کامختارہے کہ مکروہ تحریمی کا ارتکاب کبائر میں سے ہے یاعادت بنالینے سے جیساکہ معتمد ہے کہ فی نفسہٖ یہ صغائر سے ہے،یہ اس لئے کہ حمام امام مناوی کی تیسیر میں ذکر کردہ افادہ کے مطابق جہنم کے مشابہ ترین ہے،اس کے نیچے آگے اوراوپر دھواں ہے،اس میں بے چینی،

عـــہ۱:المراد بہ مولانا الشاہ عبدالعزیز المحدث الدھلوی۔

عـــہ ۲:المرد بہ المولوی عبدالحی اللکنوی

اس سے مراد مولانا الشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہیں۔(ت)

اس سے مراد مولوی عبدالحی لکھنوی ہیں۔(ت)

[4] القرآن الکریم ۲۲/ ۱۹

وفیہ الغم والحبس والضیق ولذا لما دخلہ سیدنا سلیمٰن نبی اللہ علیہ الصلٰوۃ والسلام تذکر بہ النار وعذاب الجبار اخرج العقیلی والطبرانی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال اول من دخل الحمامات وصنعت لہ النورۃ سلیمٰن ابن داؤد فلما دخلہ وجد حرہ وغمہ فقال اوّہ من عذاب اللہ اوّہ قبل ان لایکون اوّہ[5] **قلت** وبھذا یرد حدیث التشبہ باھل النار وحدیث الملابسۃ بالنار کما لایخفی علی اولی الابصار۔	حبس اور تنگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلٰوۃ والسلام حمام میں داخل ہوئے تو انہیں آگ اور عذاب جبار یاد آگیا۔ عقیلی، طبرانی، ابن عدی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک مرفوع کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جو حمام میں داخل ہوئے اور اس کے لئے چونا تیار کیا وہ سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں، جب وہ اس میں داخل ہوئے تو اس کی گرمی اور بے چینی کو پاکر فرمایا اللہ تعالٰی کے عذاب کا درد، یہ تو دردمند ہوتا ہے قبل اس کے دردمندی نہ ہو۔ **قلت** (میں کہتا ہوں کہ) اس کے ساتھ اہل نار سے مشابہت اور نار سے ملابست کی حدیث وارد ہے جیسا کہ ارباب بصیرت پر پوشیدہ نہیں۔ (ت)

ولہذا علمائے محققین واجلہ معتمدین مذاہب اربعہ نے بعد تنقیح کاروامعان افکار اس کی اباحت کا حکم فرمایا **و ھو الحق الحقیق بالقبول** (اوریہی حق ہے جو قبول کرنے کے لائق ہے۔ت) علامہ سیدی احمد حموی غمز العیون والبصائر میں فرماتے ہیں:

یعلم منہ حل شرب الدخان۔[6]	اس سے معلوم ہوا کہ حقہ پینا حلال ہے۔ (ت)

اس قاعدہ سے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے حقہ پینے کی حلت معلوم ہوئی۔ علامہ عبدالغنی

[5] الضعفاء الکبیر ترجمہ ۹۵ اسمٰعیل بن عبدالرحمن الداؤدی دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۸۴ و ۸۵، شعب الایمان حدیث ۷۷۷۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۱۶۰

[6] غمز عیون البصائر مع اشباہ والنظائر القاعدۃ الثالثہ الفن الاول ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۹۸

بن علامہ اسمٰعیل نابلسی قدس سرہما القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

من البدع العادیة استعمال التتن و القهوة الشائع ذکرهما فی هذا الزمان بین الاسافل والاعیان والصواب انه لاوجه لحرمتهما ولا لکراهتهما فی الاستعمال[7] الخ۔	بدعات عادیہ سے ہے حقہ اور کافی کا پینا جن کا چرچا آج کل عوام وخواص میں شائع ہے اور حق یہ ہے کہ ان کی حرمت کی کوئی وجہ ہے نہ کراہت کی۔

علامہ محقق علاء الدین دمشقی در مختار میں عبارت اشباہ نقل کرکے فرماتے ہیں: **قلت فیفهم منه حکم التتن**[8] شامی میں ہے: **وهو الاباحة علی المختار**[9] یعنی اس سے تمباکو کا حکم مفہوم ہوتا ہے اور وہ اباحت ہے مذہب مختار میں۔ پھر فرمایا:

وقد کرهه شیخنا العمادی فی هدیته الحاقا له بالثوم والبصل بالاولی۔[10]	ہمارے استاد عبدالرحمٰن بن محمد عمادالدین دمشقی نے اپنی کتاب ہدیہ میں اسے لہسن وپیاز سے ملحق ٹھہرا کر مکروہ رکھا۔

علامہ سیدی ابوالسعود پھر علامہ سیدی احمد طحطاوی نے حاشیہ در مختار میں فرمایا:

لایخفی ان الکراهة تنزیهیة بدلیل الالحاق بالثوم والبصل والمکروه تنزیها یجامع الجواز۔[11]	پوشیدہ نہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے جیسے لہسن اور پیاز کی، اور مکروہ تنزیہی جائز ہوتا ہے۔

علامہ حامد آفندی عمادی بن علی آفندی مفتی دمشق الشام فتاوٰی مغنی المستفتی عن سوال المفتی میں علامہ محی الدین احمد بن محی الدین حیدر کردی جزری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

---

[7] الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة الدلیل علی قبح البدع والنهی عنها المکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۴۳۔۱۴۲

[8] الدر المختار کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۶۱

[9] ردالمحتار کتاب الاشربہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۶

[10] الدر المختار کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۶۱

[11] حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الاشربہ دار المعرفة بیروت ۴/ ۲۲۷

فی الافتاء بحلہ دفع الحرج عن المسلمین فان اکثرھم مبتلون بتناولہ مع ان تحلیلہ ایسر من تحریمہ وماخیر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین امرین الا اختار ایسرھما واما کونہ بدعۃ فلا ضرر فانہ بدعۃ فی التناول لافی الدین فاثبات حرمتہ امر عسیر لایکادیوجد لہ نصیر۔[12]	حلت قلیان پر فتوی دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلاہیں معہذا اس کی تحلیل تحریم سے آسان تر ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب دوکاموں میں اختیار دیئے جاتے جوان میں زیادہ آسان ہوتا اسے اختیار فرماتے، رہااس کابدعت ہونا کچھ باعث ضرر نہیں کہ یہ بدعت کھانے پینے میں ہے نہ کہ امور دین میں، تواس کی حرمت ثابت کرناایک دشوار کام ہے جس کا کوئی معین ویاور ملتا نظر نہیں آتا۔

علامہ خاتمۃالمحققین سیدی امین الملۃ والدین محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی ردالمحتار حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

للعلامۃ الشیخ علی الاجھوری المالکی رسالۃ فی حلہ نقل فیھا انہ افتی بحلہ من یعتمد علیہ من ائمۃ المذاھب الاربعۃ۔[13]	علامہ شیخ علی اجھوری مالکی رحمہ اللہ تعالٰی نے حقہ کی حلت میں ایک رسالہ لکھا جس میں نقل فرمایا کہ چاروں مذاہب کے ائمہ معتمدین نے اس کی حلت پر فتوی دیا۔

پھر فرماتے ہیں:

قلت والف فی حلہ ایضا سیدنا العارف عبدالغنی النابلسی رسالۃ سماھا الصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان وتعرض لہ فی کثیر من تالیفہ الحسان واقامۃ الطامۃ الکبرٰی	حلت قلیان میں ہمارے سردار عارف باللہ حضرت عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ تعالٰی نے بھی ایک رسالہ تالیف فرمایا جس کا "الصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان" نام رکھا اور اپنی بہت تالیفات نفیسہ میں اس سے تعرض کیا اور حقہ کی حرمت یا کراہت ماننے والے پر

[12] العقود الدریۃ بحوالہ محی الدین الکردی الجزری، فی الرد علی من افتی بحرمۃ شرب الدخان، ارگ بازار قندھار افغانستان ۲/ ۳۶۶

[13] ردالمحتار کتاب الاشربہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۵

على القائل بالحرمة اوبالكراهة فانهما حكمان شرعيان لابدلهما من دليل ولادليل على ذٰلك فانه لم يثبت اسكاره ولاتفتيره ولااضراره بل ثبت له منافع فهو داخل تحت قاعدة الاصل فى الاشياء الاباحة وان فرض اضراره للبعض لايلزم منه تحريمه على كل احد فان العسل يضر باصحاب الصفراء الغالبة وربما امرضهم مع انه شفاء بالنص القطعى وليس الاحتياط فى الافتراء على الله تعالٰى باثبات الحرمة اوالكراهة اللذين لابدلهما من دليل بل فى القول بالاباحة التى هى الاصل وقد توقف النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم مع انه هو المشرع فى تحريم الخمر ام الخبائث حتى نزل عليه النص القطعى فالذى ينبغى للانسان اذاسئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه اولا كهٰذا العبد الضعيف وجميع من فى بيته ان يقول هو مباح لكن رائحته تستكرهها الطباع فهو مكروه طبعا لاشرعا الٰى اٰخر ما اطال به رحمه الله تعالٰى۔[14]	قیامت کبرٰی قائم فرمائی کہ وہ دونوں حکم شرعی ہیں جن کے لئے دلیل درکار۔اور یہاں دلیل معدوم کہ نہ اس کا نشہ لانا ثابت ہوا نہ عقل میں فتور ڈالنا نہ مضرت کرنا بلکہ اس کے منافع ثابت ہوئے ہیں تو وہ اس قاعدہ کے نیچے داخل کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے،اور اگر فرض کیجئے کہ بعض کو ضرر کرے تو اس سے سب پر حرمت ثابت نہیں ہوتی، جن مزاجوں پر صفرا غالب ہوتا ہے شہد انہیں نقصان کرتا ہے بلکہ بارہا بیمار کر دیتا ہے باآنکہ وہ بنص قرآنی شفا ہے،اور یہ احتیاط کی بات نہیں کہ حرمت یا کراہت ٹھہرا کر خدا پر افترا کر دیجئے کہ ان کے لئے دلیل کی حاجت بلکہ احتیاط مباح ماننے میں ہے کہ وہی اصل ہے،خود نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کہ بنفس نفیس صاحب شرع ہیں شراب جیسی ام الخبائث کی تحریم میں توقف فرمایا جب تک کہ نص قطعی نہ اُترا تو آدمی کو چاہئے جب اس سے حقہ کے بارے میں سوال کیا جائے تو اسے مباح ہی بتائے خواہ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں (کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا مگر فتوٰی اباحت ہی پر دیتا ہوں) ہاں اس کی بو طبیعت کرناپسند ہے تو وہ مکروہ طبعی ہے نہ کہ شرعی،اور ہنوز علامہ مذکور کا کلام طویل اس کی تحقیق میں باقی ہے۔

[14] ردالمحتار کتاب الاشربہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۶

بالجملہ عندالتحقیق اس مسئلہ میں سواحکم اباحت کے کوئی راہ نہیں ہے خصوصًا ایسی حالت میں کہ عجمًا وعربًا وشرقًا وغربًا عام مومنین بلاد وبقاع تمام دنیا کو اس سے ابتلا ہے تو عدم جواز کا حکم دینا عامہ امت مرحومہ کو معاذاللہ فاسق بنانا ہے جسے ملت حنفیّہ سمحہ سہلہ غرابیضا ہر گز گوارا نہیں فرماتی، اسی طرف علامہ جزری نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا ہے:

فی الافتاء بحله دفع الحرج عن المسلمین۔[15]	اس کے حلال ہونے کا فتوٰی دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے (ت)

اور اسے علامہ حامد عمادی پھر منقح علامہ محمد شامی آفندی نے برقرار رکھا:

اقول: ولسنا نعنی بهذا ان عامة المسلمین اذا ابتلوا بحرام حل بل الامران عموم البلوٰی من موجبات التخفیف شرعا وماضاق امر الا اتسع فاذا وقع ذٰلك فی مسئلة مختلف فیها ترجح جانب الیسر صونا للمسلمین عن العسر ولایخفی علی خادم الفقة ان هذا کما هو جار فی باب الطهارة والنجاسة کذٰلك فی باب الاباحة والحرمة ولذا تراه من مسوغات الافتاء بقول غیرالامام الاعظم رضی الله تعالٰی عنه کما فی مسئلة المخابرة وغیرها مع تنصیصهم بانه لایعدل عن قوله الی قول غیره الالضرورة بل هو	**اقول:** (میں کہتا ہوں کہ) ہماری اس سے مراد یہ نہیں کہ عام مسلمان اگر کسی حرام میں مبتلا ہو جائیں تو وہ حلال ہو جاتا ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ عمومًا بلوی شرعی طور پر اسباب تخفیف میں سے ہے، کوئی تنگی نہیں جس میں وسعت نہ پیدا ہو، جب یہ معاملہ ایک اختلافی مسئلہ میں واقع ہوا تو مسلمانوں کو تنگی سے بچانے کے لئے آسانی کی جانب کو ترجیح ہوگی۔ خادم فقہ پر پوشیدہ نہیں کہ جیسے یہ ضابطہ طہارت ونجاست میں جاری ہے۔ ایسے ہی حرمت واباحت میں بھی جاری ہے یہی وجہ ہے کہ تو اس ضابطہ کو امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے غیر کے قول پر فتوٰی دینے کے مجوزات میں دیکھتا ہے جیسا کہ مسئلہ مخابرہ وغیرہ میں حالانکہ ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ بلاضرورۃ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول سے عدول نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ ضابطہ

[15] العقود الدریة فی الرد علی من افتٰی بحرمة شرب الدخان ارگ بازار قندھار افغانستان ۲/ ۳۶۶

من مجوزات المیل الی روایة النوادر علٰی خلاف ظاھر الروایة کما نصوا علیه مع تصریحھم بان ما یخرج عن ظاھر الروایة فھو قول مرجوع عنه وما رجع عنه المجتھد لم یبق قولا له [16] وقد تشبث العلماء بھٰذا فی کثیر من مسائل الحلال والحرام ففی الطریقة وشرحھا الحدیقة فی زماننا ھذا لا یمکن الاخذ بالقول الاحوط فی الفتوی الذی افتی به الائمة وھو مااختارہ الفقیه ابواللیث انه ان کان فی غالب الظن ان اکثرمال الرجل حلال جاز قبول ھدیته ومعاملته والالا [17] اھ ملخصا، وفی ردالمحتار من مسئلة بیع الثمار لایخفی تحقق الضرورة فی زماننا، ولاسیما فی مثل دمشق الشام، وفی نزعھم عن عادتھم حرج، وماضاق الامر الااتسع ولایخفی ان ھذا مسوغ للعدول عن ظاھر الروایة [18] اھ ملخصا، وفی مسئلة العلم فی الثوب	ظاہر الروایہ کے خلاف روایت نوادر کی طرف میلان کے لئے بھی مجوز ہے جیساکہ علماء نے نص فرمائی باوجودیکہ وہ تصریح فرماچکے ہیں کہ جو قول ظاہر الروایۃ سے خارج ہے وہ مرجوع عنہ ہے اور جس قول سے مجتہد رجوع کرلے وہ اس کا قول نہیں رہتا، علماء نے بہت سے مسائل حلال وحرام میں اس سے استدلال کیا ہے۔ طریقہ اور اس کی شرح حدیقہ میں ہے کہ ہمارے زمانے میں قول احوط کو لینا جس پر ائمہ کرام نے فتوی دیاہے ممکن نہیں۔ اسی کو فقیہ ابواللیث نے اختیار فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے اکثر مال کے حلال ہونے کا گمان غالب ہو تو اس کا ہدیہ قبول کرنا اور اس کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے ورنہ نہیں اھ اختصار، اور ردالمحتار میں پھلوں کی بیع کے مسئلہ میں ہے ہمارے زمانے میں اس کی ضرورت کا متحقق ہونا پوشیدہ نہیں خصوصًا شام کے شہر دمشق میں، اور ان کو عادت سے ہٹانے میں حرج ہے، اور کوئی تنگ معاملہ نہیں جس میں وسعت نہ آئے، مخفی نہیں کہ یہ بات ظاہر الروایہ سے عدول کی مجوز ہے اھ تلخیص۔ اور کپڑے پر نقش و نگار کے مسئلہ میں ہے

[16] بحر الرائق کتاب القضاء فصل یجوز تقلید من شاء من المجتھدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۶/ ۲۷۰

[17] الحدیقة الندیة الباب الثالث الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۷۲۰

[18] ردالمحتار کتاب البیوع فصل فیمایدخل فی البیع تبعًا داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۲۹

هو ارفق باهل هذا الزمان لئلا يقعوا فى الفسق و العصيان[19] اھ وفيه من كتاب الحدود ومقتضى هذا كله ان من زفت اليه زوجته ليلة عرسه ولم يكن يعرفها لايحل له وطؤها مالم تقل واحدة او اكثر انها زوجتك وفيه حرج عظيم لانه يلزم منه تاثيم الامة[20] اھ ملخصا الٰى غيرذٰلك من مسائل يكثر عدها ويطول سردها فاندفع ماعسٰى ان يوهم من قول الفاضل اللكنوى ان عموم البلوى انما يؤثر فى باب الطهارة والنجاسة لافى باب الحرمة والاباحة صرح به الجماعة[21] اھ۔	کہ اس میں اہل زمانہ کے لئے نرمی ہے تاکہ وہ فسق اور گناہ میں مبتلانہ ہوں اھ ،اور اسی کے کتاب الحدود میں ہے اور اس تمام کا مقتضٰی یہ ہے کہ اگر شب زفاف شوہر کے پاس اس کی بیوی بھیجی جائے تو اس وقت تک اس کے لئے وطی حلال نہیں جب تک وہ عورت ایک یا کئی بار اس کو کہہ نہ دے کہ وہ اس کی بیوی ہے حالانکہ اس میں حرج عظیم ہے کیونکہ اس سے امت کو گنہگار بنانا لازم آتا ہے اھ تلخیص۔اس کے علاوہ کئی مسائل جن کی تعداد کثیر اور ان کو بیان کرنے میں طوالت ہے۔اس سے فاضل لکھنوی کے قول سے پیدا ہونے والا یہ وہم دور ہوگیا کہ عموم بلوی صرف طہارت ونجاست میں مؤثر ہے نہ کہ حرمت واباحت میں۔جماعت علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اھ۔(ت)

ہاں بنظر بعض وجوہ سے تنزیہی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محقق علائی وعلامہ ابوالسعود وعلامہ طحطاوی وعلامہ شامی نے الحاقا بالثوم و البصل افادہ فرمایا۔

علٰی مراء فيه لبعض الفضلاء مع كلام فى ذٰلك المراء۔	اس میں بعض فضلاء کو شک ہے باوجودیکہ اس شک میں کلام ہے۔(ت)

علامہ شامی فرماتے ہیں:

الحاقه بما ذكر هو الانصاف۔[22]	اس کا مذکور کے ساتھ الحاق کرنا ہی انصاف ہے۔(ت)

[19] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۲۲۵

[20] ردالمحتار کتاب الحدود باب الوطئ الذی یوجب الحد الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳ /۱۱۵

[21] ترویح الجنان بتشریح حکم الدخان للکھنوی

[22] ردالمحتار کتاب الاشربہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۲۹۶

اقول: (میں کہتاہوں) یہیں سے ظاہر کہ اس وجہ کو موجب کراہت تحریم جاننا،

کما جزم به الفاضل اللکنوی فی فتاواه وتردّد فیه فی رسالة واضطرب فیه کلام المحدث الدهلوی (هو مولانا الشاه عبدالعزیز المحدث الدهلوی) فیما نسب الیه فاوهم اولاً انه یوجب کراهة التحریم وعاد اٰخراً فقال التنزیه۔	جیسا کہ فاضل لکھنوی نے اپنے فتاوٰی میں اس پر جز فرمایا، اور ایک رسالہ میں تردّد فرمایا۔اور اس مسئلہ میں (حضرت مولانا الشاہ عبدالعزیز) محدث دہلوی کی طرف منسوب کلام مضطرب ہے، پہلے انہوں نے وہم کیاکہ یہ مکروہ تحریمی ہے پھر رجوع کرکے فرمایاکہ مکروہ تنزیہی ہے۔(ت)

سراسر خلاف تحقیق ہے **ثمّ اقول**: (پھر میں کہتاہوں۔ت) پھر کراہت تنزیہ کاحاصل صرف اس قدر کہ ترک اولٰی ہے نہ کہ فعل ناجائز ھو۔ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ یہ کراہت جامع جواز واباحت ہے جانب ترک میں اس کا وہ رتبہ ہے جو جہت فعل میں مستحب کاکہ مستحب کیجئے تو بہتر نہ کیجئے تو گناہ نہیں، مکروہ تنزیہی نہ کیجئے تو بہتر کیجئے تو گناہ نہیں، پس مکروہ تنزیہی کو داخل دائرہ اباحت مان کر گناہ صغیرہ اور اعتیاد کو کبیرہ قرار دینا کما صدر عن الفاضل اللکنوی وتبعہ السید المشھدی ثم الکردی (جیساکہ فاضل لکھنوی سے صادر ہوا پھر اس کی اتباع سید مشہدی پھر کُردی نے کی۔ت) سخت لغزش وخطائے فاسد ہے یارب مگروہ گناہ کون ساجو شرعًا مباح ہو اور وہ مباح کیسا جو شرعًا گناہ ہو۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس خطائے شدید کے رَد میں ایک مستقل تحریر مسمّی بہ جمل مجلیہ ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیہ تحریر کی **وباللہ التوفیق**، **ثم اقول**: (پھر میں کہتاہوں۔ت) یوہیں ما نحن فیہ میں تین وجہ سے کراہت تنزیہہ ٹھہراکر کراہت تحریم کی طرف مرتقی کردینا کما وقع فیما نسب الی المحدث الدهلوی (جیساکہ محدّث دہلوی کی طرف منسوب تحریریں واقع ہوا۔ت) محض نامقبول، قطع نظر اس سے کہ ان وجوہ سے اکثر محل نظر، شرع سے اصلا اس پر دلیل نہیں کہ جو چیز تین وجہ سے مکروہ تنزیہی ہو مکروہ تحریمی ہے ومن ادعی فعلیه البیان (جو دعوی کرے بیان دلیل اسی پر واجب ہے۔ت) خود محدث دہلوی کے تلمیذ رشید مولانا رشیدالدین خاں دہلوی مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں صاف لکھتے ہیں کہ علمائے محققین حقہ میں کراہت تنزیہی مانتے ہیں **حیث قال** (جہاں فرمایا۔ت):

اما المحققون القائلون بکراهته تنزیها فهم ایضا تشبثوا بالروایات الفقهیة مثل ماقال صاحب الدر المختار[23] الخ۔	جو محققین کراہت تنزیہی کے قائل ہیں انہوں نے بھی فقہی روایات سے استدلال کیاہے جیساکہ صاحب درمختار نے کہاالخ

23

اور اسی میں تصریح ہے کہ **مالت مشائخنا الیھا**[24] اسی کراہت تنزیہہ کی طرف ہمارے اساتذہ نے میل کیا۔ اس رسالہ پر شاہ عبدالعزیز صاحب وشاہ رفیع الدین صاحب کی تقریظیں ہی شاہ صاحب نے اسے :

تحریر انیق وتقریر رشیق وصحیح المبانی ومستحکم المعانی وموافق روایات ومطابق درایات۔[25]	عمدہ تحریر، خوبصورت تقریر، صحیح عبارت والی، مستحکم معانی والی، روایات کے موافق اور درایات کے مطابق (ت) بتایا،

اور شاہ رفیع الدین صاحب نے :

استحسنت غایۃ الاحسان مانثر بنایہ من جواھر لاٰلیۃ فی مبانیہ ومعانیہ[26]۔	انتہائی مستحسن ہیں موتیوں کے جواہر جو اس کے بانی نے اس کی عبارت اور معانی میں بکھیرے ہیں۔ (ت) فرمایا،

توظاہرًا دوسری تحریر کی نسبت غلط ہے یا اس میں تحریفیں واقع ہوئیں اور اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ اس تحریر کے اکثر جوابات مخدوش ومضمحل اور خلاف تحقیق باتوں پر مشتمل ہیں اور نسبت بہمہ جہت صحیح ہی مانئے تو رسالہ تلمیذ کی مدح وتقریظ، مناقض ومعارض ہوگی وہ تحریر پایئہ اعتبار سے یوں بھی گر گئی۔ اور اس سے بھی قطع نظر کیجئے تو مقصود اتباع حق ہے نہ تقلید اہل عصر و اتباع زید وعمرو، **واللہ الھادی وولی الایادی۔**

الحاصل معمولی حقہ کے حق میں تحقیق حق و تحقیق یہی ہے کہ وہ جائز ومباح اور غایت درجہ صرف مکروہ تنزیہی ہے یعنی جو نہیں پیتے اچھا کرتے ہیں اور جو پیتے ہیں برا نہیں کرتے۔

فان الاساءۃ فوق کراھۃ التنزیہ کما حققہ العلامۃ الشامی[27]۔	کیونکہ اساءۃ مکروہ تنزیہی سے اوپر ہے جیساکہ علامہ شامی نے اس کی تحقیق فرمائی (ت)

البتہ وہ حقہ جو بعض جہّال بعض بلادِ ہند ماہ مبارک رمضان شریف میں وقت افطار پیتے اور دم لگاتے اور حواس ودماغ میں فتور لاتے اور دیدہ ودل کی عجیب حالت بناتے ہیں بیشک ممنوع وناجائز وگناہ ہے اور وہ بھی معاذاللہ ماہ مبارک میں۔ اللہ عزوجل ہدایت بخشے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر مفتر چیز سے نہی فرمائی اور اس حالت کے حالت تفتیر ہونے میں کچھ کلام نہیں۔

24

25

26

27 ردالمحتار دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۳۸۱،۳۱۸

احمد و ابوداؤد بسند صحیح عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر[28]۔	امام احمد اور ابوداؤد نے بسند صحیح حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز اور مست کر دینے والی شَے سے منع فرمایا۔(ت)

اور ایک صورت ممانعت کی اوقات خاصہ کے لئے اور پیدا ہوگی رائحہ کریہہ کے ساتھ مسجد میں جانا جائز نہیں

لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ الخبیثۃ فلا یقربن مصلانا فان الملئکۃ تتأذی ممایتأذی منہ بنواٰدم[29]۔	حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق کہ جو اس درخت خبیثہ (یعنی تھوم) کو کھائے وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے کہ جس بات سے آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے فرشتے بھی اذیت کرتے ہیں۔(ت)

تو اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، اسی قدر سے خود حقہ پر حکم ممانعت نہیں جیسے کچا لہسن پیاز کھانا کہ بلاشبہہ حلال ہے اور اسے کھا کر جب تک بو زائل نہ ہو مسجد میں جانا ممنوع مگر جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذاللہ تغیر باقی پیدا کرے کہ وقت جماعت تک کلی سے بھی بکلی زائل نہ ہو تو قرب جماعت میں اس کا پینا شرعًا ناجائز کہ اب وہ ترک جماعت و ترک سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخول مسجد کا موجب ہوگا اور یہ دونوں ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہ کہ امر ممنوع کی طرف مؤدی ہو ممنوع و ناروا ہے،

وقد حققنا المسألۃ مع نظائرھا فی کتاب الوقف من فتاوٰنا بما یتعین الرجوع الیہ ولا یجوز التغافل عنہ۔	اس مسئلہ کی تحقیق اس کے نظائر سمیت کتاب الوقف میں ہم نے اپنے فتاوٰی میں اس طور پر کردی ہے کہ اس کی طرف رجوع متعین ہے اور اس سے غفلت ناجائز ہے۔(ت)

[28] سنن ابی داؤد کتاب الاشربہ باب ماجاء فی السکر آفتاب عالم پریس لاہور ۲ /۱۶۳، مسند احمد بن حنبل عن ام سلمہ المکتب الاسلامی بیروت ۶ /۳۰۹

[29] المعجم الصغیر باب الالف من اسمہ احمد دار الکتب العلمیہ بیروت ۱ /۲۲

یہیں سے تمباکو کھانے کا حکم واضح ہوگیا وہ فی نفسہ نباتات مباحہ سے ہے جس کی ممانعت اکل پر شرع مطہر ہر گز دال نہیں تو اسے بعد وضوح حال حرام یا مکروہ تحریمی کہنا شرع پر جرات و تہمت ہے، ہاں غایت وہی تنزیہی کراہت ہے، **اقول:** بلکہ حقہ سے اشد کہ دھواں منہ میں قائم نہیں رہتا تمباکو ئے کشیدنی اگر کثیف نہو اور حقہ جلد جلد تازہ کیا جائے ہر بار پانی بدلا جائے تو اس سے تغیر رائحہ ہوتا ہی نہیں خصوصًا جبکہ تمباکو خوشبو دار ہو اور حالت متوسط پر بھی اس سے جو تغیر ہوتا ہے بہت سریع الزوال ہوا ہے کلیوں سے فورًا جاتا رہتا ہے اور بے کلی بھی تھوڑی دیر میں ہوائیں اسے لے جاتی ہیں، بخلاف تمباکوئے خوردنی کہ اس کا جرم منہ میں دبا رہتا ہے اور مکرر استعمال سے تمام دہن اس کی کیفیت کریہہ سے متکیف ہوتا اور اس کی بُو میں بس جاتا ہے تو اس کی کراہت تنزیہی حقہ سے زائد ہے اور اس میں ایک دقیقہ اور ہے تمباکو کھانے کا زیادہ رواج عورتوں میں ہے، اور شوہر اگر اس کا غیر عادی اور اس کی بو سے متاذی ہو تو عورت کے لئے اس کا استعمال حد ممانعت تک پہنچے گا۔

لما فیه من مناقضة ماقصد الشرع من الایتلاف والتحبب الی الازواج۔	کیونکہ اس میں میاں بیوی کے درمیان اس باہمی انس و محبت کی ممانعت ہے جو شرعًا مقصود و مطلوب ہے۔ (ت)

بلکہ عورت عادیہ نہ ہو اور اس کی بو سے ایذا پائے تو شوہر کے لئے بھی اس کی کراہت اشد ہوجائے گی کہ عورت کے حق میں شوہر کو ایذا دینا یا اسے اپنے بعض بدن مثل زبان و دہن سے تمتع دشوار کردینا اگرچہ سخت ناپسند شرع ہے مگر مرد کو بھی حکم "**عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ**"[30] (ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ت) کی ہدایت، اور ان کی ایذا سے ممانعت، اور ان کی دلداری و دلجوئی کی طرف دعوت ہے اور اکثر کثافت و بے احتیاطی اس حد کو پہنچی کہ رائحہ کریہہ لازم دہن ہوجائے، کلی وغیرہ سے نہ جائے، برابر والے کو ایذا پہنچائے، تو ایسے تمباکو کا استعمال بیشک ناجائز و ممنوع ہے کہ اب وہ خواہی نخواہی ترک جماعت و مسجد کا موجب ہوگا اور یہ حرام ہے معہذا ایسے تغیر کے ساتھ خود نماز پڑھنا، تلاوت قرآن کرنا سوئے ادب و گستاخی ہے **والعیاذ باللہ تعالٰی هذا هو حق التحقیق، واللہ سبحٰنه ولی التوفیق۔**

اما ماذکر السائل من حدیثی الدر الثمین **فاقول:** لامتمسك فیهما	سائل نے درثمین کے حوالے سے جو دو حدیثیں ذکر کی ہیں تو **میں کہتا ہوں** کہ ان میں ممانعت کے

[30] القرآن الکریم ۴/ ۱۹

للقائل بالمنع معلوم ضرورة من الدین ان نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وکذٰلك سائر اخوانہ من الانبیاء والمرسلین وکذٰلك سائر اخوانہ من الانبیاء والمرسلین والملٰئکة المقربین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم اجمعین کلھم طیبون نظیفون یحبون الطیب ویکرھون الروائح الکریھة ثم لم یورث ھذا فی الثوم والبصل واخواتھما من المباحات حرمة ولامنعًا مع مانطقت بہ الاحادیث الجلیلة الصحیحة مسموعات الصحابة الکرام فی الیقظة مرویات الائمة الاعلام علی جادة الحجیة فی الشریعة من قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من اکل الثوم والبصل والکراث فلایقربن مسجدنا[31] وغیرذٰلك من الاحادیث فکیف بحکایة منام یحکیھا بعض المتأخرین عن بعض من لم یسم وھذا سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالٰی عنھما راویا ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال من اکل ثوما اوبصلا فلیعتزلنا اوقال فلیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ وان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُتی بقدر فی خضرات من بقول

قائل کے لئے کوئی دلیل معلوم نہیں ہوتی یہ بات ضروریات دین سے معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، یونہی دیگرانبیاء ومرسلین اور ملائکہ مقربین علیہم الصلٰوۃ والسلام تمام کے تمام صاف ستھرے ہیں، خوشبو کو پسند اور بدبو کو ناپسند کرتے ہیں۔ پھر محض بدبو کا پایا جانا تو تھوم اور پیاز وغیرہ مباح اشیاء میں بھی حرمت وممانعت کو ثابت نہیں کرتا باوجودیکہ اس پر وہ عظیم الشان احادیث صحیحہ وارد ہیں جو صحابہ کرام نے بیداری کی حالت میں سنی ہیں اور ائمہ اعلام سے اس طریقے پر مروی ہیں جو شریعت میں حجت ہے، جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے تھوم، پیاز اور گندنا کھایا وہ ہر گز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس کے علاوہ دیگر احادیث مبارکہ۔ تو پھر نیند کی حالت کی حکایت سے کیسے حرمت ثابت ہوسکتی ہے جس کو بعض متاخرین نے بعض نامعلوم حضرات سے حکایت کیا۔ سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے فرمایا جس نے تھوم یا پیاز کھایا وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہنڈیا

[31] صحیح مسلم کتاب المساجد باب نھی من اکل ثوما اوبصلا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۰۹

فوجد لها ریحا فقال قربوها الی بعض اصحابه وقال کل فانی اناجی من لاتناجی رواه الشیخان [32] وهذا سیدنا ابو ایوب الانصاری رضی الله تعالٰی عنه قائلا کان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضله الیّ وانه بعث الیّ یوما بفضلة لم یأکل منها لان فیها ثوما فسألته حرام هو قال لاو لکنی اکرهه من اجل ریحه قال فانی اکره ما کرهت رواه مسلم [33] فهٰذا شیئ اٰخر غیر المنع الشرعی وانما الکلام فیه، والله سبحٰنه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔	پیش کی گئی جس میں مختلف قسم کی سبزیاں تھیں، آپ نے ان کی بُو کو ناگوار پایا تو بعض اصحاب کے قریب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس کو کھاؤ کیونکہ میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا جاتا تو آپ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچ جاتا وہ میری طرف بھیج دیتے، ایک دن آپ نے میرے پاس سبزی بھیجی جس میں سے خود کچھ نہ کھایا کیونکہ اس میں تھوم تھا، میں نے آپ سے پوچھا کیا یہ حرام ہے، تو آپ نے فرمایا کہ حرام نہیں لیکن میں اس کو ناگوار بُو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا جس کو آپ پسند نہیں کرتے میں بھی اس کو پسند نہیں کرتا، اس کو مسلم نے روایت کیا۔ تو یہ ایک دوسری چیز ہے جو ممانعت شرعی کے علاوہ ہے حالانکہ کلام تو ممانعت شرعیہ میں ہے۔ اللہ تعالٰی پاک ہے اور سب سے بڑا

[32] صحیح البخار کتاب الاذان باب ماجاء فی الثوم النی والبصل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۸، صحیح مسلم کتاب المساجد باب نہی من اکل ثومًا وبصلًا الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۰۹

[33] صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اباحۃ اکل الثوم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۸۳

	عالم ہے اور اس شرف وبزرگی والے کا علم زیادہ تام اور زیادہ پختہ ہے۔(ت)

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں

رسالہ

حقۃ المرجان لمھم حکم الدخان

ختم ہوا